



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ طوطی حلال پرندہ ہے یا حرام؟ بخواتم ج 26، گلی نمبر 2 عبداللہ کالونی سرگودھا شہر

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

طوطی یا دوسرے پرندوں کے حلال و حرام ہونے کے بارے میں یہ ضابطہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وہی پرندہ حرام ہوگا جس کے بارے میں کتاب و سنت میں نص موجود ہو، یعنی اس کا نام لے کر اسے حرام کہا گیا ہو، مثلاً: کوا، گدھ وغیرہ یا وہ پرندے جو کل ذی خلب من الطیر کے عام ضابطہ میں آتا ہو۔ یعنی ہر وہ پرندہ حرام ہوگا جو پچھلے کے ساتھ شکار کرتا ہو یا پھر وہ پرندہ حرام ہوگا جس کو شرعاً مار دینے کا حکم موجود ہے۔ اس ضابطہ کو ذہن میں رکھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ طوطی کے بارے میں شریعت میں ایسا حکم موجود نہیں جس میں اس کے نصاً حرام یا اس کے مار دینے کا ذکر موجود ہو، اور یہ بات محقق اور طے شدہ ہے کہ طوطی ذی خلب بھی نہیں، یعنی پچھلے سے شکار نہیں کرتا۔ ہاں پچھلے میں دبا کر کھانا ضرور ہے۔ بہر حال **جموعۃ النہجوان للعلامہ الدمیری** - میں طوطی کے بارے میں اختلاف مذکور ہے۔ بعض کے نزدیک حلال ہے اور بعض کے نزدیک حرام ہے۔ مگر حرام والا قول چنداں قوی نہیں۔ حلال والا قول قوی اور صحیح ہے۔ مزید تفصیل ابن قدامہ السننی اور دوسری کتب متعلقہ میں ملاحظہ فرمائیں، احقر کے نزدیک طوطی حرام نہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 865

محدث فتویٰ